



THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, January 06, 2015

(109th Session)

Volume X, No.12

(Nos. -)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume X

No.12

SP.X(12)/2015

15

CONTENTS

1. Recitation from the Holy Quran	1
2. Motion Under Rule 263 Moved By Rana Tanveer Hussain, Minister for Defence Production to Dispense with the Rules	2
3. Point of Order Regarding Absence of Interior Minister from the House	2
• Senator Haji Mohammad Adeel	2
• Senator Babar Khan Ghauri	3
• Senator Haji Mohammad Adeel	3
• Senator Mohammad Ishaq Dar	4
• Senator Aitzaz Ahsan	5
• Observation of Honourable Chairman	5
• Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq	6
• Senator Aitzaz Ahsan	6
• Senator Moula Baksh Chandio	7
4. Briefing by the Prime Minister (Mian Muhammad Nawaz Sharif on the background of the Bill to be Introduced in the Senate	8
5. Motion Under Rule 263 Moved Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House to Dispense with the Rules Regarding Question Hour	12
6. Motion Under Rule 263 moved by Senator Pervaiz Rasheed, Minister for Law, Justice and Human Rights to dispense with the rules in order to take into consideration of the Bill.....	14
7. The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2015	14
8. Motion Moved by Senator Pervaiz Rashid, Minister for Law, Justice and Human Rights to dispense with the rules in order to consider the Constitution (Twenty First Amendment) Bill, 2015	16
9. Comments/facilitation speeches by members on the passage of the Bill	21
• Senator Mian Raza Rabbani	21
• Senator Afrasiab Khattak	21
• Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi	25
• Senator Mir Hasil Khan Bizenjo	27
• Senator Syed Muzafar Hussain Shah	29
• Senator Mushahid Hussain Syed	30
• Senator Aitzaz Ahsan	33
• Mian Muhammad Nawaz Sharif, Prime Minister of Pakistan	36

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, January 06, 2015

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at twenty two minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠١﴾

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو جو متفرق ہو گئے بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح احکام آئے انہوں نے اختلاف کیا اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

سورۃ آل عمران (آیات 104 تا 105)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Who would move the motion to dispense the Rules? This is regarding question hour.

Motion Under Rule 263 Moved By Rana Tanveer Hussain, Minister for Defence Production to Dispense with the Rules

Rana Tanveer Hussain (Minister for Defence Production): Mr. Chairman, Sir, I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirements of Rule 41 of the said Rules regarding question hour be dispensed and the answers placed on the table of the House be deferred for next rota day.

(اس موقع پر وزیر اعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف ایوان میں تشریف لائے)

Mr. Chairman: Thank you. It has been moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirements of Rule 41 of said Rules regarding question hour be dispensed with.

(Motion was carried)

Mr. Chairman: We move on to agenda Item No. 2A. Mr. Pervaiz Rashid, Minister for Law and Justice to move Item No. 2A.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔
جناب چیئرمین: جی، حاجی عدیل صاحب! میں نے آپ کو floor دیا ہے، آپ فرمائیں۔

Point of Order Regarding Absence of Interior Minister from the House

Senator Haji Mohammad Adeel

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم دن ہے اور آج کی کارروائی بھی بڑی اہم ہے۔ ہم اپنے آئین میں ایک ترمیم لارہے ہیں۔ آرمی ایکٹ میں بھی تبدیلی کی بات ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین! ہم مشکور ہیں کہ وزیر اعظم صاحب تشریف لائے ہیں لیکن جس طرح کل قومی اسمبلی میں وزیر داخلہ نے ایک گھنٹہ تک وہ background بتایا ہے کہ یہ بل اور amendment کیوں لائی جا رہی ہے۔ ایکٹ اور آئین میں ترمیم، آخر وہ کیا وجوہات ہیں۔ انہوں نے مساجد اور دہشت گردوں کے متعلق بھی کہا۔ جناب چیئرمین! ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ حکومت سے کہیں اور حکومت یہاں موجود ہے کہ وزیر داخلہ تشریف لائیں، قبل اس کے کہ ہم اس پر بحث کریں اور ووٹنگ کریں، ہمیں وہ background بتایا جائے کیونکہ ہم کسی ایسی میٹنگ

میں نہیں تھے کہ جس میں ہم نے کچھ سنا ہو۔ میرا خیال ہے کہ یہ اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ یہ پاکستان کی حیات کا مسئلہ ہے۔ ایک وزیر اگر اپنی انا کی وجہ سے اس ایوان میں نہیں آتا ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے ارکان نے ڈیسک بجائے)

میں سمجھتا ہوں کہ آپ حکم دیں یا آپ حکومت سے کہیں کہ ان کو آنا چاہیے۔ جو باتیں کل انہوں نے قومی اسمبلی میں بتائی ہیں، جو arguments اس نے وہاں پر دیے ہیں وہ ہمیں بھی بتائے جائیں۔ اگر وہ ہمیں نہیں بتائیں گے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت اور اس حکومت کا وزیر داخلہ بالکل اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ یہ مسئلہ خوش اسلوبی سے آگے نہ بڑھے۔ شکریہ۔

(آگے ٹی 02 پر جاری ہے)

T2-6th Jan 14

Naeem Bhatti/ED: A. Rauf Khan

4:30 p.m.

جناب چیئرمین: بابر خان غوری صاحب۔

Senator Babar Khan Ghauri

سینیٹر بابر خان غوری: جناب چیئرمین! میری اپنے تمام معزز ساتھیوں سے گزارش ہے کہ all political parties کی مینٹنگ ہو چکی ہے، تمام قائدین وہاں موجود تھے، وہاں background بتایا جا چکا ہے، اگر ان قائدین نے اپنے ممبران کو نہیں بتایا تو یہ ان کا مسئلہ ہے۔ جناب والا! اس وقت پوری قوم کی آنکھیں سینٹ پر ہیں اور اس Bill کو قومی اسمبلی نے pass کر دیا ہے، اب ہمیں چاہیے کہ اس میں کسی قسم کا مسئلہ پیدا نہ کریں، بسم اللہ کریں کیونکہ عوام wait کر رہے ہیں جبکہ باقی چیزیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ ہمیں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے، وہ آئیں، ضرور بتائیں لیکن اس process کو شروع کیا جائے۔

جناب چیئرمین! حاجی عدیل صاحب۔

Senator Haji Mohammad Adeel

سینیٹر حاجی محمد عدیل: خوشامد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ کسی طریقے سے کریں۔ جناب والا! کیا کل تمام پارٹی meetings میں نہیں تھے تو پھر قومی اسمبلی کو کیوں سمجھایا گیا؟ کیا پارٹی قائدین اور پارلیمانی لیڈران نے قومی اسمبلی میں اپنے ممبران کو نہیں بتایا؟ وہاں جو بات جائز ہے، یہاں وہ ناجائز ہے، یہ بڑی عجیب بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیراعظم صاحب اس

مسئلے کو حل کریں، یہاں مسلسل یہ کہا جاتا ہے کہ وزیر داخلہ صاحب نے اس ایوان کا بائیکاٹ کیا ہوا، وہ یہ تاثر ختم کریں اور بتائیں کہ انہوں نے اس ایوان کا کیوں بائیکاٹ کیا ہوا ہے؟ اگر وہ اس ایوان کا بائیکاٹ کرتے ہیں تو یہ ایوان پارلیمنٹ کا حصہ ہے، he should resign, otherwise he should be dismissed.

جناب چیئرمین: جی اسحاق ڈار صاحب۔

Senator Mohammad Ishaq Dar

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (وزیر برائے خزانہ: شکریہ، جناب چیئرمین! میرے ایک ساتھی اپنے sentiment کا اظہار کر رہے ہیں، میرے لیے وہ بہت قابل احترام ہیں۔ میں ایک technical بات کرنے لگا ہوں کہ basically وہاں بھی اور یہاں بھی یہ Minister for Law کا کام ہے کہ جب وہ Bill پیش کریں تو اس کے objects کے بارے میں بتائیں and that is the requirement. Minister for Law نے Minister for Interior کو request کی کہ آپ اسے explain کر دیں۔ آج وہ terrorism کے حوالے سے meetings میں ہیں اور انہوں نے Leader of the House کو request کی ہوئی ہے، جب یہ move کریں گے تو ان سے request کریں گے کہ آپ اسے explain کریں۔ میری گزارش ہے کہ جیسے بابر غوری صاحب نے کہا ہے، ہمیں اس کو issue نہیں بنانا چاہیے، یہ national matter ہے، سب کی leadership وہاں موجود تھی، افراسیاب خٹک صاحب وہاں موجود تھے، غلام احمد بلور صاحب وہاں موجود تھے ان کے علاوہ تمام پارٹیوں کے نمائندے وہاں موجود تھے۔ ہمیں اس چیز سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے، اس کے علاوہ ہم سب نے سنا بھی ہے کہ کل کیا بات ہوئی۔

جناب چیئرمین! میں حاجی عدیل صاحب سے بڑے ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ national importance کے issues ہیں اور یہ basically Minister for Law کا کام ہے، who is moving the Bill and who is supposed to explain the Bill. Minister for Interior نے انہوں کو

request کی تو انہوں نے explain کیا، یہاں یہ راجہ ظفر الحق صاحب کو request کریں گے اور یہ اس Bill کی outline بتادیں گے۔

Mr. Chairman: Raja *sahib*, would you like that the Bill should be

moved first یا آپ پہلے بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): پہلے Bill move کر دیں اس کے بعد میں بات کر لوں گا۔

(Interruption)

Mr. Chairman: So far the Bill has not been moved, how can we discuss that? Leader of the Opposition.

Senator Aitzaz Ahsan

سینیٹر اعجاز احسن (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ جو بات اٹھائی گئی، وہ بڑی مناسب بات ہے کہ وزیر داخلہ کو اس ایوان کو brief کرنے کے لیے یہاں موجود ہونا چاہیے تھا لیکن چونکہ وزیراعظم اس وقت خود تشریف فرما ہیں، اگر وہ اس قانون کی ضرورت پر کچھ روشنی ڈال دیں گے تو ہم اس پر مطمئن ہو جائیں گے کہ اس ایوان کو بھی سنجیدگی کے ساتھ لیا گیا ہے ورنہ وزیر داخلہ کا ہونا اور ان کی جانب سے اس ایوان کو brief کرنا لازم ہوگا۔

جناب چیئرمین: راجہ ظفر الحق صاحب۔

(Interruption)

Mr. Chairman: Chandio *sahib*, we are in process of legislation, if we start discussing all these things which are not relevant to the legislation

itself, ابھی جناب اعجاز احسن قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ Leader of the House موجود ہیں۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئرمین! ہم وہی کریں گے جیسے آپ کا حکم ہو گا لیکن ہماری آواز جناب وزیراعظم صاحب تک پہنچنی چاہیے۔

Observation of Honourable Chairman

جناب چیئرمین: کیا آپ کی آواز اعتراز احسن کی آواز میں شامل نہیں تھی؟ let us take a decision, Leader of the House and Leader of the Opposition دونوں decide کر لیں کہ اگر بات کرنی ہے تو پھر میں کتنے لوگوں کو موقع دوں، I can't give permission to everybody. Let us take the sense of the House first before legislation I can not stop اگر آپ بات کرنا چاہیں گے تو anybody, اگر آپ کو اجازت دوں گا تو then I have to give permission to everybody who ask the floor from me, so let us take the decision and let us take the sense of the House. Let the decision be taken by the Leader of the House. آپ تشریف رکھیں۔ the House and the Leader of the Opposition, they should intimate me the House and the Leader of the Opposition, they should intimate me لوگ بات کریں گے؟ What is the sense of the House, I will proceed accordingly, otherwise مجھ سے جو floor مانگے گا، I can not refuse him. اگر آپ کو میں floor دوں تو اسی proceeding میں مجھ سے دوسرے لوگ floor مانگیں گے تو decision I have to give the floor. So decision should be taken by the Leader of the House and the Leader of the Opposition. راجہ ظفر الحق صاحب۔

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ اعتراز احسن صاحب سے بات ہوئی تھی اور یہ طے ہوا تھا کہ ہر پارٹی کی طرف سے ایک رہنما جو وہ مناسب سمجھتے ہیں، وہ بات کرے گا، اس کے لیے وقت کا تعین بھی ہو سکتا ہے، ہم اس طریقے سے کسی کو بات کرنے سے روکنا نہیں چاہتے لیکن Bill move ہو جائے اس کے بعد ہر پارٹی کی طرف سے ایک ایک رکن بات کر لے اور میرے خیال میں اس کے لیے time limit بھی رکھ دی جائے۔

جناب چیئرمین: قائد حزب اختلاف۔

Senator Aitzaz Ahsan

سینیٹر اعجاز احسن: جناب چیئرمین! پہلا فوری معاملہ یہ ہے کہ مولانا بخش چانڈیو صاحب نے آپ سے بات کرنے کی درخواست کی ہے، اگر انہیں floor دے دیا جائے، اس point of order پر اپوزیشن کی جانب سے اور کوئی رکن بات کرنے کے لیے آپ سے درخواست نہیں کرے گا۔ اس معاملے پر ہماری طرف سے چانڈیو صاحب کے علاوہ کوئی اور بات نہیں کرے گا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ میری پھر گزارش ہو گی کہ اس وقت وزیراعظم صاحب تشریف فرما ہیں، اگر وزیر داخلہ صاحب کسی وجہ سے نہیں آسکتے تو وزیراعظم صاحب Bill introduce ہونے کے بعد اس Bill کی ضرورت اور اس کی ہیئت پر کچھ فرمادیتے ہیں تو ہم اسے مناسب سمجھیں گے۔

Mr. Chairman: Thank you. Now I give floor to Senator Moula Baksh Chandio.

Senator Moula Baksh Chandio

سینیٹر مولانا بخش چانڈیو: شکریہ، جناب چیئرمین! مشاہد اللہ خان صاحب اور دوسرے دوست بھی آئے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری روحوں میں جمہوریت رچی بسی ہے۔ ہم جمہوریت کی صرف زبانی حمایت نہیں کرتے، ہم جمہوریت کے لیے جانیں دینا جانتے ہیں، اس کے لیے جانیں دی ہیں اور جانیں دے کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ جمہوریت کے لیے جو لوگ مر جاتے ہیں، ہم اسے بیکار موت نہیں سمجھتے۔ وزیراعظم صاحب کی موجودہ حکومت جس بھی بحران میں آئی، یہ قومی اسمبلی نہیں سینیٹ ہے، وزیراعظم صاحب تمام شکایات کے باوجود سینیٹ کے لوگ آپ کے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ ہم اس موقع پر ماحول کو خراب نہیں کریں گے، طے شدہ پروگرام کے مطابق انشاء اللہ ووٹ بھی دیں گے اور یہ کارروائی بھی پوری ہو گی لیکن ہمارے اکثر سینیٹرز کی خواہش تھی کہ ہم آپ کے سامنے یہ احتجاج کریں کہ جب آپ ایوان کا تقدس برقرار رکھتے ہیں، جب آپ ایوان کے تقدس کو مانتے ہیں تو پھر آپ کی کابینہ کا ایک لاڈلا وزیر جو ہمیں بھی بہت محترم ہے، وہ کیوں اس ایوان کے تقدس کا خیال نہیں رکھتا؟ کیوں وہ سینیٹ کا مذاق اڑاتے ہیں، وہ کیوں سینیٹرز کو کمتر سمجھتے ہیں؟ ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم ہر مشکل میں آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے لیکن خدا کے واسطے آپ کی team کو بھی آپ کے لیے آسانی پیدا کرنی چاہئیں، کچھ لوگ آپ کو پریشانیوں میں دیکھ کر خوش نظر آتے ہیں، یہ کیا وجہ ہے؟ آپ دیکھیے گا کہ ہم ہر حال میں آپ کے ساتھ ہیں، زبانی نہیں بلکہ خدا نخواستہ اگر کبھی ہمدردی کی شکل آئی تو ہم آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، ہم آپ کو اکیلے

نہیں چھوڑیں گے، کسی بھی بحران، کسی بھی جنگ میں ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے کیونکہ جمہوریت ہماری مجبوری ہے لیکن ہماری بھی تھوڑی سی گزارش ہے کہ آپ اس ایوان کے تقدس کو بھی دیکھیں، ہماری باتوں کو بھی دیکھیں۔ آپ کم از کم مذاق تو نہ اڑانے دیں، ہم سب سینیٹرز کو جاہل اور کم ظرف تو نہ سمجھیں، ہم کب آپ لوگوں کے پاس آتے ہیں؟ ہمیں آپ کے وزراء سے کبھی شکایت نہیں ہوئی کہ وہ ہمارے کام نہیں کرتے۔ ہم ہر حال میں آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کے سامنے یہ احتجاج کرنا ضروری تھا، آج موقع ملا ہے۔ ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کے جو رفقا آپ کو پریشانیوں میں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، وہ نہ آپ کے دوست ہیں اور نہ جمہوریت کے دوست ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you. The Prime Minister of Pakistan.

(ContinueT/3)

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, I would request

T03-06-1-15

Ashraf/Ed. Altaf

0440

جناب چیئرمین: جی وزیراعظم پاکستان۔

Briefing by the Prime Minister (Mian Muhammad Nawaz Sharif on the background of the Bill to be Introduced in the Senate

میاں محمد نواز شریف (وزیراعظم پاکستان): شکریہ، جناب چیئرمین! یہ بات بھی اپنی جگہ پر مناسب ہے کہ اس بل پر کوئی بات ہونی چاہیے۔ میرا خیال تھا راجہ ظفرالحق صاحب اس پر بات کریں گے لیکن جناب اعترزا حسن صاحب نے کہا کہ میں بات کروں۔ میں بڑی خوشی کے ساتھ اس پر اظہار خیال کروں گا۔

اعترزا حسن صاحب نے فرمایا کہ اس بل کی کیوں ضرورت پیش آئی اور کیسے حالات پیدا ہوئے جس کی وجہ سے یہ بل قومی اسمبلی میں پاس کیا گیا اور اب سینیٹ میں لایا گیا ہے۔ اعترزا حسن صاحب اس کی background سے بہت اچھی طرح سے واقف ہیں اور اب وہ دوبارہ سننا چاہتے ہیں تو میں بالکل سنانے کو تیار ہوں لیکن وہ اس ساری situation اور سارے حالات کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں جس کی وجہ سے یہ بل یہاں پر آیا ہے۔

میں اعتزاز احسن صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو سینیٹ کے قائد حزب اختلاف ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ساری پارٹیوں کا، ان کے heads کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ان کے قائدین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ان کے پارلیمانی لیڈران کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ان پارٹیوں کے ایسے ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو کمیٹیوں میں آکر بیٹھے اور اس بہت ہی اہم بل پر اپنی آراء دیں، مشورے دیئے، اور پھر سب کی متفقہ رائے سے اس آئینی ترمیمی بل کو لایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں اس پر سب لوگ خراج تحسین کے مستحق ہیں اور میں ان سب کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

یہ بل صرف ایک پارٹی کی طرف سے نہیں ہے بلکہ یہ مشترکہ پارلیمنٹ کا بل ہے، سب پارٹیوں کا بل ہے۔ اگر سب پارٹیاں اس پر credit لیتی ہیں تو وہ بالکل حق بجانب ہیں اور یہ سہرا سب کے سر پر ہے۔ ابھی بابر غوری صاحب نے حاجی عدیل صاحب کی بات سننے کے بعد کہا کہ تھوڑی سی حیرانی ہے کہ کسی پارٹی نے کسی ایک ممبر کو اس بارے میں brief نہ کیا ہو۔ میرا خیال ہے کہ پارٹیوں نے یقیناً brief کیا ہوگا لیکن حاجی عدیل صاحب صاحب کی بھی خواہش ہے تو ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہم اس پر بالکل بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔

سب سے پہلے تو میں نیشنل اسمبلی کے تمام اراکین کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں جنہوں نے متفقہ طور پر اس بل کو پاس کیا۔ مجھے انشاء اللہ یقین کامل ہے کہ یہ ہاؤس بھی متفقہ طور پر اس بل کو پاس کرے گا کیونکہ یہ بل پاکستان کے اندر امن کے قیام کے لیے، پاکستان کے اندر امن و سکون کے لیے، پاکستان کے اندر دہشت گردی کے خاتمے کے لیے، پاکستان کے اندر armed militias کے خاتمے کے لیے یہ بل بہت اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے سے پچھلے ساٹھ پینسٹھ سالوں کی بدامنی جو آج سے بہت پہلے ختم ہونی چاہیے تھی، انشاء اللہ اس کو ختم کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

میں تمام سیاسی پارٹیوں کا مشکور ہوں جو میری درخواست پر پشاور کے واقعے کے فوراً بعد وہاں پہنچیں۔ میں ان کے قائدین کا مشکور ہوں جو پشاور تشریف لائے اور اس اندوہناک واقعہ کا فوری نوٹس لیا۔ جس بے دردی کے ساتھ ان بچوں کو مارا گیا اس پر سب کا پشاور پہنچنا یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ سب خواتین و حضرات جو سیاست سے منسلک ہیں یا مختلف پارلیمانی پارٹیوں کے heads ہیں یا ممبران ہیں وہ سب وہاں پہنچے۔ یقیناً یہ اس چیز کا ثبوت ہے کہ یہ سب اس سارے معاملے کو ٹھیک کرنے کے لیے بہت سنجیدہ ہیں۔ وہ

پشاور آئے اور وہاں پر یہ طے پایا کہ اس پر ایک کمیٹی بنے اور پھر سات دن کے اندر اپنا کام مکمل کرے۔ وہ کمیٹی بیٹھی اور سات دنوں میں انہوں نے اپنا کام مکمل کیا۔ سات دن کے بعد اسلام آباد میں وزیراعظم ہاؤس میں ملاقات ہوئی اور وہاں پر آکر سب نے agreement کیا کہ اس ملک کو دہشت گردی سے پاک صاف کرنے کے لیے 20 point agenda ہے، اس ملک کے اندر امن قائم کرنے کے لیے، بلکہ دائمی امن قائم کرنے کے لیے اور اس کا انہوں نے اعلان کیا۔ پھر ساتھ یہ بھی اعلان ہوا کہ اب اس کو constitutional cover بھی دیا جائے اور اس پر آئینی بل تیار کرنے کے لیے وہاں پر ایک کمیٹی بن گئی۔ جس کے محترم اعزاز احسن صاحب بھی ممبر تھے بلکہ یہ ایک طرح سے اس کمیٹی کے ہیڈ تھے۔ اس میں دوسری پارٹیوں کے ممبران بھی شامل تھے۔ اس میں اٹارنی جنرل شامل تھے۔ انہوں نے یہ ڈرافٹ تیار کیا اور دوبارہ پھر meeting ہوئی اور اس میں اس بل پر بات چیت ہوئی، ملٹری ایکٹ میں ترمیم کے حوالے سے اس قانون پر بات چیت ہوئی۔ پھر اس ساری محنت کے نتیجے کے طور پر آج یہ بل قومی اسمبلی میں پیش ہوا۔ اس میں سب کی کاوش ہے۔ اس میں سب کی contribution ہے۔ اس میں سب نے مشاورت کی اور سب نے اس پر اتفاق کیا۔ اس کے بعد پھر یہ بل آج نیشنل اسمبلی نے پاس کیا۔ اب یہ سینیٹ کے اندر ہے۔ جناب چیئرمین! یہ اس بل کی background ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ اعزاز احسن صاحب اس کو بہتر جانتے ہیں کہ یہ بل پاس ہونے کے بعد ملٹری کورٹس کے اندر مجرموں کا ٹرائل ہوگا۔ مجرم کون ہیں؟ مجرم بالکل hard core terrorists ہیں جو ہمارے بچوں کو مارتے ہیں، جو ہماری خواتین کو مارتے ہیں، جو ہمارے نوجوانوں کو مارتے ہیں، جو ہمارے بزرگوں کو مارتے ہیں، جو ہمارے فوجی افسران اور نوجوانوں کو مارتے ہیں، جو پولیس کے جوانوں کو مارتے ہیں، جو انتظامیہ کے جوانوں اور افسروں کو مارتے ہیں۔ پولیس کے افسروں کو مارتے ہیں۔ آج گن کر دکھائیں کہ جب سے یہ جنگ چل رہی ہے کتنے ہزار لوگ اب تک دہشت گردی کی نذر ہو چکے ہیں۔ ہزاروں لوگ دہشت گردی کی نذر ہو چکے ہیں اور ہمارا کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گیا تھا جس کو revive کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ جرائم پیشہ لوگ پنپ رہے تھے، پروان چڑھ رہے تھے اور جزا و سزا کوئی تصور باقی نہیں رہ گیا تھا۔ اب جب کہ قومی لیڈر شپ نے اس کا ادارک کیا ہے اور اس کا نوٹس لیا ہے اور بڑا serious notice لیا ہے، جناب چیئرمین۔ میں سمجھتا

ہوں آج پاکستان کے لیے بڑا مبارک دن ہے کہ قوم نے واقعی فیصلہ کر لیا ہے کہ دہشت گردی کے جن کو جڑ سے اکھاڑ کر باہر پھینکنا ہے۔ قوم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ دہشت گرد لوگوں کو بھی جڑ سے اکھاڑ کر باہر پھینکنا ہے۔ اس مہذب معاشرے میں اس قسم کی دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور دہشت گردوں کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قومی لیڈر شپ کا یہ فیصلہ ہونا چاہیے کہ جب تک آخری دہشت گرد کو اس ملک سے ختم نہیں کر دیا جاتا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ یہ ہماری اپنی قوم کے ساتھ commitment ہونی چاہیے۔

- جاری -

(ڈیسک بجائے گئے)

T04-06JAN2014

SAIFI

TIME0450

میاں محمد نواز شریف ---- جاری ہے ---- جب تک آخری دہشت گرد کو ملک سے ختم نہیں کر دیا جاتا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے، یہ ہماری اپنی قوم کے ساتھ commitment ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین! اس قانون کی life صرف دو سال ہے، دو سال کی اس میں sunset clause ڈالی گئی ہے۔ ملٹری کورٹس میں کون سے مقدمے چلیں گے اس کا فیصلہ حکومت کرے گی کہ یہ cases military courts میں چلیں گے۔ جناب چیئرمین! اس میں input افواج پاکستان کی طرف سے بھی آتی رہی ہے اور وہ تقریباً ہر میٹنگ میں وہ بھی موجود رہے ہیں، چیف آف آرمی سٹاف خود بھی موجود رہے ہیں، ان کے ساتھی بھی موجود رہے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا کہ یہ ہماری خواہش نہیں ہے لیکن وقت کی ضرورت ہے، وقت کی ضرورت ہے اس کو میں بھی تسلیم کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج قوم کا ہر فرد اس کو تسلیم کرتا ہے کہ وقتاً فوقتاً یہ ضرورت ہے اور یہی وقت ہے کہ اس کو پوری قوت کے ساتھ نافذ کیا جائے۔ جناب والا! میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس میں اب کسی قسم کی گنجائش نہیں رکھنی چاہیے، یا تو پھر whole hug آگے چلنا ہے یا پھر اس منصب پر بیٹھنے کا میرے جیسے بندے کا کوئی کام نہیں ہے، کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہم پوری قوت کے ساتھ آگے بڑھیں گے، اس ملک کو ان تمام عناصر سے پاک کریں گے۔ انشاء اللہ۔ یہ ہمارا فیصلہ ہے، یہ صرف میرا فیصلہ نہیں ہے یہ باقی leadership کا بھی فیصلہ ہے۔ مجھے یہ

بات کہتے ہوئے یہ خوشی ہوتی ہے کہ اپوزیشن نے، یہ ساری پارٹیاں جو ہماری اس ہاؤس میں بیٹھی ہیں انہوں نے ہمیں گائیڈ کیا ہے، ہمیں انہوں نے مشورہ دیا ہے، اچھے اچھے مشوروں سے نوازا ہے۔ اس میں ساری پارٹیاں شامل ہیں، اگر میں ایک کا نام لوں گا تو باقی کہیں گے ہمارا نام نہیں لیا، اس میں سب شامل ہیں۔ ہم ان کی طرف ہی دیکھتے رہے ہیں کہ یہ کیا مشورہ دیتے ہیں، کس طرح کا بل ڈرافٹ کرتے ہیں، کیا اس میں ہونا چاہیے، کیا نہیں ہونا چاہیے۔ آج سب مطمئن ہیں، اگر ایک دو پارٹیوں کو اس سے اختلاف ہے تو ہم ان کے نکتہ نظر کو سمجھ گئے، اس اختلاف کو ہم نے address کرنے کی پوری کوشش کی اور ابھی تک کوشش کرتے رہے ہیں۔ آج صبح تک کرتے رہے ہیں، دوپہر تک کرتے رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کا اجلاس بھی ہم نے تاخیر سے شروع کیا کیونکہ ہم اسی کوشش میں مصروف تھے۔ ہمارے دوست اعتراف احسن صاحب بھی، ہمارے ایم کیو ایم کے بھائی بھی راستہ ڈھونڈنے کے لیے بیٹھے رہے تاکہ ان کے نکتہ نظر کو accommodate کیا جائے۔ Accommodate کرنے کی پوری کوشش کی بلکہ وہ کر دیا ہے، اب ہماری خواہش ہے کہ وہ اس کے لیے اگر قومی اسمبلی میں ووٹ نہیں دے سکے تو کم از کم یہاں آکر ووٹ دیں، اس بل پر وہ بھی اپنا انگوٹھا لگائیں کیونکہ ان پر بھی حملہ ہوئے ہیں، ان پر بھی دہشت گردوں نے کئی حملے کئے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ دہشت گرد کسی کے بھی دوست نہیں ہیں۔ یہ آئینی ترمیم دو سال کے لیے ہے اور قانون بھی دو سال کے لیے ہے۔ میں مختصر background بتانے کے بعد یہ سمجھتا ہوں کہ جنہیں ابھی تک تفصیل کا علم نہیں تھا انہیں تفصیل کا علم ہو گیا ہو گا کہ ہم سب کی ایک مشترکہ کاوش کے ذریعے سے یہ بل بنا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Raja Zafar-ul-Haq sahib there has been an irregularity in a motion which was moved under Rule 263, because Rana Tanweer is not member of the Senate. He could not move that.

آپ اگر move کر دیں تو بہتر ہے۔

Motion Under Rule 263 Moved Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House to Dispense with the Rules Regarding Question Hour

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: میں move کر دیتا ہوں۔

Mr. Chairman, I beg to move that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirements of Rule 41 of the said Rules regarding Question Hour be dispensed with.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirements of Rule 41 of the said Rules regarding Question Hour be dispensed with.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up Item No.2A. Mr. Pervaiz Rashid Minister for Law, Justice and Human Rights may move the motion.

Senator Pervaiz Rashid: Thank you, Mr. Chairman, I wish to move that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rule 120 of the said rules, be dispensed with in order to take into consideration the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [the Constitution (Twenty First Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly.

Mr. Chairman: Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر اعجاز احسن: جناب چیئرمین! ان کو 2D لینا چاہیے تھا۔

سینیٹر پرویز رشید: جناب چیئرمین! میں 2D پڑھ دیتا ہوں اجازت ہے۔

Mr. Chairman: We may now take up 2D. Mr. Pervaiz Rashid, Minister for Law, Justice and Human Rights may move the motion.

Legislative Business

**Motion Under Rule 263 moved by Senator Pervaiz Rasheed,
Minister for Law, Justice and Human Rights to dispense with the
rules in order to take into consideration of the Bill**

Senator Pervaiz Rashid: I wish to move that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 the requirements of Rule 120 of the said Rules, be dispensed with in order to take into consideration the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rule 120 of the said Rules, be dispensed with in order to take into consideration the Bill further to amend the Pakistan Army Act 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Item No.2E. Mr. Pervaiz Rashid Minister for Law, Justice and Human Rights may move item No.2E.

The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2015

Senator Pervaiz Rashid: I wish to move that the Bill further to amend the Pakistan Army Act 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? Not opposed. It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Army Act 1952 [The Pakistan Army

(Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Motion is carried unanimously. Second reading of the Bill. Now we may now take up second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill.

(Followed by T05)

T05-06JAN2015 5:00 P.M. FAHEEM/ ED Zafar Iqbal

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. We may now take up second reading of the Bill, i.e., clause by clause consideration of the Bill. The question is that Clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: Mr. Parvez Rashid, Minister for Law, Justice and Human Rights may move item No.2(F).

Senator Pervaiz Rashid: I wish to move that the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2015], be passed.

Mr. Chairman: It has moved that the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2015], be passed.

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: The Bill stands passed unanimously. We may now take up Item No. 2(A). Mr. Pervaiz Rashid, Minister for Law, Justice and Human Rights may move the motion.

Motion Moved by Senator Pervaiz Rashid, Minister for Law, Justice and Human Rights to dispense with the rules in order to consider the Constitution (Twenty First Amendment) Bill, 2015

Senator Pervaiz Rashid: I wish to move that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirement of Rule 120 of the said Rules, be dispensed with in order to take into consideration the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty First Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirement of Rule 120 of the said Rules, be dispensed with in order to take into consideration the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty First Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly.

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: The Motion is carried. We may now take up Item No.2(B). Mr. Pervaiz Rashid, Minister for Law, Justice and Human Rights may move the motion.

Senator Pervaiz Rashid: I wish to move that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution

(Twenty First Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? It has not been opposed. It has been moved that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty First Amendment) Bill, 2015], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once. All those members who are in favour of the Motion may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members who are against the Motion may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: 77 members have voted in favour of the Motion and none against it. So the Motion is carried by the votes of not less than two third of the total membership of the House.

(The Motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. We may now take up second reading of the Bill, i.e., clause by clause consideration of the Bill. The question is that Clause 2 do form part of the Bill. All those members who are in favour of Clause 2 may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members who are against Clause 2 may rise in their seats.

(Count was made)

Mr. Chairman: 77 members have voted in favour of Clause 2 and none against it. So, the Motion is carried by votes of not less than two third of the total membership of the House.

(The Motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2, therefore, forms part of the Bill. Clause 3. The question is that Clause 3 do form part of the Bill? All those members who are in favour of Clause 3 may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members who are against Clause 3 may rise in their seats. Count be made.

(The count was made)

Mr. Chairman: 78 members have voted in favour of Clause 3 and none against it. So, the Motion is carried by votes of not less than two third of the total membership of the House.

(The Motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 3, therefore, forms part of the Bill. Aitzaz *sahib*, after the conclusion of this process would you like to speak?

(Followed by T06)

T06-06JAN2015 5:10 P.M. FAHEEM/ ED Mohsin Zaidi

Mr. Chairman: Clause 3, therefore, forms part of the Bill. Aitzaz *sahib*, after the conclusion of this process would you like to speak?

کیونکہ مجھے ابھی بتایا گیا تھا کہ you want the floor.

سینیٹر اعجاز احسن: میں اور رضا ربانی صاحب اس process کے بعد بولنا چاہیں گے۔

Mr. Chairman: After that. OK. We may now take up Clause 1, Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, Preamble and the Title do stand part of the Bill? All those members who are in favour of it may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members who are against it may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: 78 members have voted in favour of Clause 1, Preamble and the Title of the Bill and none against it. So, the Motion is carried by the votes of not less than two third of the total membership of the House.

(The Motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, Preamble and the Title, therefore, forms part of the Bill. Mr. Pervaiz Rashid, Minister for Law, Justice and Human Rights may move item No.2 (C).

Senator Pervaiz Rashid: I wish to move that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty First Amendment) Bill, 2015], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty First Amendment) Bill, 2015], be passed. As per rules the decision on the Motion will be by the division. The procedure regarding voting by the division is mentioned in 3rd Schedule of the Rules of Procedure and Conduct

of Business in the Senate, 2012. As per procedure the division bells will be rung for two minutes to enable members not present in the Chamber to return to their places; immediately after the bells stop ringing, all the entrances to the Lobby will be locked and the Senate staff posted at each entrance will not allow any entry or exit through these entrances until the division has concluded.

I will then put the Motion before the House and the members who are in favour of the Motion will move to the right and against it to the left divide. According as they wish to vote, members will then proceed to the “Ayes” or the “Noes” Lobby and there pass in a single file before the tellers. On reaching the desk of the tellers each member will, in turn, call out the division number which will be allotted to him for this purpose. The tellers will then mark off this number on the division list simultaneously calling out the name of the member.

In order to ensure that his vote has been properly recorded, the member should not move off until he has clearly heard the teller thus call out his name. The division number allotted to each member has been communicated separately which is marked on the seat-card of each member.

When the voting process will be completed in the division lobbies, the teller will present division lists to the Secretary who will count the votes recorded thereon and then present the total of the “Ayes” and “Noes” to me. I will then announce the result of the House. The division will not be at an end until the result is so announced. So, the division bells may be rung for

two minutes to enable members present in the Chamber to return to their places.

(Bells were rung for two minutes)

(Followed by T07)

T07,08-06Jan15 ZAFAR/FANI Ed.Altaf

Mr. Chairman: I will now announce the result of the voting. 78 members are in favour of the motion regarding passage of the Bill and against none.

(Desks thumping)

So the motion is carried by the votes not less than two thirds of the total membership of the Senate and consequently the Bill stands passes.

(The Bill was passed)

Mr. Chairman: I give floor to Raza Rabbani.

Contd-T09

T09-06JAN2015---ASHFAQ/ED.ABDUR RAUF---5.40PM

Mr. Chairman: Yes, I give floor to Senator Mian Raza Rabbani.

Comments/facilitation speeches by members on the passage of the Bill

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رزا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس سینیٹ میں تقریباً دس سے بارہ سال ہو چکے ہیں لیکن شاید میں آج جتنا شرمندہ ہوں، میں اس سے پہلے نہیں تھا۔ یہ vote پارٹی کی امانت تھی، میں نے وہ امانت پوری کی، اب آئندہ کالائجہ عمل مجھ پر ہے، میں آج اپنے ضمیر کے خلاف۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جی افراسیاب خٹک صاحب۔

Senator Afrasiab Khattak

سینیٹر افراسیاب خٹک: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ آج پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم اور نازک دن ہے، یہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ ہمارا ملک گزشتہ کئی سالوں سے دہشت گردی کے مسئلے کا سامنا کر رہا ہے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ہم نے بہت وقت کے بعد فیصلے کئے ہیں، یہ فیصلے پہلے ہو جانے چاہئیں تھے۔ جناب چیئرمین! سن 80 کی دہائی کے بعد ہماری ریاست جس طرح جنرل ضیاء الحق کی پالیسیوں کے نتیجے میں افغانستان کی جنگ پھنس کر derail ہو گئی تھی۔ اس وقت ہمارے رہنما باچا خان تھے اور باچا خان نے کہا تھا کہ ہمیں اس جنگ میں نہیں الجھنا چاہیے اور ہمیں یہ آگ اپنے گھر میں نہیں لانی چاہیے۔ اس وقت ان کے خلاف فتوے دیئے گئے، ان کے خلاف الزامات لگے لیکن تاریخ نے دکھایا ہے کہ جو انہوں نے اس وقت کہا تھا وہ صحیح تھا وہ جو فارسی میں کہتے ہیں کہ،

مہر کہ دانا کند، کند ناداں
لیک بعد از خرابی بسیار

جناب والا! عوامی نیشنل پارٹی شروع دن سے دہشت گردی کے خلاف ایک کھلا موقف رکھتی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ پورا ملک آج ہمارے موقف کے ساتھ مل گیا ہے لیکن ہمیں اس کی خوشی نہیں ہے کیونکہ اس کے لیے ہمیں بڑی قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ ہمارے بچے مرے ہیں اور پشاور کا واقعہ تو ایسا دردناک واقعہ تھا۔ یونانی مورخ نے کہا تھا کہ کون ایسے بے وقوف لوگ ہوں گے جو امن کے اوپر جنگ کو ترجیح دیں گے کیونکہ امن میں جب والدین فوت ہو جاتے ہیں تو بچے ان کے جنازے اٹھاتے ہیں لیکن جنگ ایسی منحوس چیز ہے کہ اس میں والدین بچوں کے جنازے اٹھاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ہم نے اپنے بچوں کے جنازے اٹھائے، ہم ایسی جنگ کا شکار ہیں۔ ہم نے 2009 جب سوات میں کارروائی کی تو ہم نے کہا تھا کہ یہ پاکستان کی جنگ ہے اور ہماری جنگ ہے۔ ہمارے بہت سارے دوست اس وقت کہتے تھے کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے۔ وہ کہتے تھے یہ پرانی جنگ ہے لیکن ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ سوات میں طالبان نے جو جھنڈے اتارے تھے وہ پاکستان کے جھنڈے تھے جب ہم نے طالبان کو شکست دے کر دوبارہ وہ جھنڈے لہرائے تو وہ پاکستان کے جھنڈے تھے کسی اور ملک کے نہیں تھے لیکن بد قسمتی سے ہم نے اس پر کافی دیر لگائی۔ ہم نے جب مارنا شروع کیا تو پھر اس میں ہم نے ہی کہا کہ یہ اچھے طالبان ہیں، یہ برے طالبان ہیں۔ آج ہم عدلیہ پر تنقید کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت fair تنقید نہیں ہے کیونکہ بہت سارے لوگ اس وقت بھی کہہ رہے تھے کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے اور ہم عدلیہ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ جا کر

یہ جنگ لڑے، اس طرح نہیں ہو سکتا تھا عدلیہ کوئی vacuum میں کام نہیں کرتی۔ جو سیاسی ماحول بنا تھا، جو confusion تھی شکر ہے ہم اس سے نکل آئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے پاکستان کی تاریخ کا آج اہم دن ہے کیونکہ گزشتہ کئی عشروں سے ہماری حکومت کی policies clear نہیں تھیں۔ دہشت گردی کے بارے اور اچھے برے دہشت گرد کے بارے میں اس میں صفائی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ریاست کے مفاد میں ہے اور ہمارے ملک کے مفاد میں ہے، ہماری عوام کے کے مفاد میں ہے۔

جناب! میں دوسری بات کرنا چاہتا ہوں کہ عوامی نیشنل پارٹی جیسی پارٹیوں کے لیے یہ بہت مشکل کام ہے کہ وہ فوجی عدالتوں کی حمایت کریں۔ یہ فیصلہ خوشگوار نہیں تھا اور آپ ہماری تاریخ کو جانتے ہیں، ہم نے ہمیشہ مارشل لاء کی مخالفت کی ہے، ہم نے فوجی عدالتوں کا سامنا کیا ہے، ہمارے باچا خان اور عبدالولی خان صاحب نے فوجی عدالتوں کا سامنا کیا ہے۔ مجھ جیسے سیاسی کارکن نے بھی دو مرتبہ فوجی عدالتوں کا سامنا کیا ہے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ عدالتیں ان عدالتوں سے مختلف ہیں کیونکہ وہ تو مارشل لاء والوں نے بنائی تھیں، فوجی dictators نے بنائی تھیں۔ یہ پارلیمنٹ بنا رہی ہے، پارلیمنٹ ایک قانون بنا رہی ہے اور اگر ہم کہتے ہیں کہ ہم حالت جنگ میں ہیں تو پھر ظاہر ہے کہ جنگ کے حالات کا ہمیں سامنا کرنا ہوگا اور ایسے measures کرنے ہوں گے جو جنگوں میں ہوتے ہیں، امن میں نہیں ہوتے تو اسی لیے ہم نے اس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس قانون کو ہم نے مانا اور آج اس کی ایوان میں support کی ہے۔ جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک حصہ ہے ان بیس نکات کا جو Joint National Action Plan کے ہیں۔ ہمارے ملک میں سب سے بڑی مشکل قانون کی application کی ہوتی ہے یعنی ہم قانون بنا لیتے ہیں پھر عملدرآمد میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومت عملدرآمد کرے گی صرف اس پر نہیں جو Joint National Action Plan ہے اس پر عمل کرے گی کیونکہ جو دہشت گردی ہے وہ صرف فوجی عدالتوں سے ختم نہیں ہوگی، اس کے خلاف ہمارے پاس counter narrative ہونا چاہیے۔ جہاد بے شک اسلام کا institution ہے لیکن یہ فیصلہ ریاست کو کرنا ہوتا ہے کہ کب جہاد شروع ہوگا اور کب ختم ہوگا۔ یہاں پرائیویٹ جہاد ہے اور ہر محلے میں لوگوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں اور روزانہ جہاد کا اعلان کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پرائیویٹ جہاد کو criminalize کرنا چاہیے اور ریاست کو یہ اجازت نہیں دینی چاہیے کہ لوگ اس طرح کے فیصلے کریں۔

جناب والا! اسی طرح سے ہمارے curriculum میں بہت ساری چیزیں 80 کی دہائی کے بعد آئی ہیں۔ ہمارے لوگ الحمد للہ اکثریت مسلمان ہیں اور یہ گزشتہ ایک ہزار سال سے مسلمان ہیں لیکن گزشتہ چند دہائیوں میں جو باہر سے نظریات آئے ہیں، انتہاپسند نظریات ہیں، مشرق وسطیٰ سے خصوصاً petro dollar کے ساتھ جو چیزیں آئی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کی صفائی کرنی ہے اور ہمیں ان کو اپنے نصابوں سے نکالنا ہے۔ میں یہ بھی مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم مدرسوں کا ذکر کرتے ہیں تو کچھ لوگ اس طرح سے رد عمل کرتے ہیں، کچھ مدرسوں کے حق میں ہیں اور کچھ ان کے مخالف ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مدرسے ہمارے ہیں اور سینکڑوں سالوں سے تھے وہ ٹھیک مدرسے تھے جو صرف دین سکھاتے تھے 80 کی دہائی میں جو نئے مدرسے آئے یہ سیاسی brain washing بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگوں کو انتہاپسند نظریات پر بھی مائل کرتے ہیں۔ مدرسوں میں جو بچے پڑھ رہے ہیں وہ ہمارے ہی بچے ہیں، ان کا مفاد ہمیں اپنے بچوں کی طرح عزیز ہے انشاء اللہ ہم کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیں گے جو ان کے مفاد میں نہیں ہوگا لیکن ان کو مفید شہری بنانا، ان کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم اس قدر فراہم کرنا کہ وہ مفید شہری بن سکیں اور اپنی ایک اچھی زندگی گزار سکیں۔ یہ ان کا حق ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم ان کو ان کے اس حق سے محروم نہیں کرنے دیں گے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پڑوسی ملکوں کے ساتھ تعلقات کی بڑی اہم بات ہے خصوصاً جو ہماری افغان پالیسی رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں دہشت گردی کا ایک بہت بڑا factor افغان پالیسی رہی ہے جس نے پاکستان میں یہ مشکلات پیدا کی ہیں۔ ہمارے ہاں drug culture اور کلاشکوف کلچر آیا۔ یہ ہماری افغان پالیسی کا شاخسانہ تھا اب ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری جو ابھی تازہ engagement ہوئی ہے جب افغان صدر اشرف غنی یہاں آئے تھے اور ہمارے قائدین سے انہوں نے بات کی ہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس کے بعد ہمارے تعلقات ان کے ساتھ سدھر جائیں گے اور سب پڑوسی ملکوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گرد ہمارے مشترکہ دشمن ہیں، ہم سب کو مل کر ان کا مقابلہ کرنا چاہیے کیونکہ اگر ہم نے دہشت گردی کا خاتمہ نہ کیا تو ہمیں بہت نقصان ہوگا۔ خدا نخواستہ ہمارا انجام لیبیا جیسا ہوتا کہ دنیا سے isolation اور اندر سے implosion ہوتی، شکر ہے کہ ہم اس صورت حال سے خود کو بچا رہے ہیں اور ہم اس دن کے متمنی ہیں کہ جب افغانستان میں امن ہوگا، جب Central Asia کھلے گا، افغانستان کے ساتھ ہماری تجارت ابھی اڑھائی، تین ارب ڈالر ہے، اگر Central Asia کھل جاتا ہے تو اس طرف ہماری پندرہ،

درندے نے بالوں سے پکڑا اور وہ کہتا ہے کہ انکل خدا کے لیے مجھے معاف کر دو، میں نے کیا قصور کیا ہے لیکن وہ درندہ اسے گولی مار دیتا ہے اور اس کا سر کاٹ دیتا ہے۔ دوسرا بچہ کہتا ہے انکل میں اللہ میاں کو بتاؤں گا، and we did nothing when we lost 60 thousand people, our government wayward, our government discussed, our government was completely inaction, they did not do anything, they were paralyzed. پاکستان کی قوم کو لاکار ہے، ہماری عزت کو لاکار ہے، ہماری غیرت کو جگایا ہے۔ یہ قوم کہتی ہے کہ اب ان دہشتگردوں کا صفایا ہونا چاہیے۔ یہ دہشتگرد کون ہیں، اب ہم نے نام لینا شروع کر دینا ہے، اب ہم نے صرف terrorists, militants نہیں کہنا، ہم نے طالبان، لشکر جھنگوی اور سپاہ صحابہ کہنا ہے۔ وہ چھوٹے درندے جو ان کو feed کرتے ہیں، ان کے apologists جو ان کے لیے ہمیشہ بہانے بناتے ہیں کہ وہ drone attack کی وجہ سے مار رہے ہیں۔ ان کے supporters کہتے ہیں کہ پاک فوج کے جوان شہید نہیں ہیں اور یہ درندے شہید ہیں، وہ کھلے گھوم رہے ہیں اور t.v پر آرہے ہیں، مسجدوں میں اعلان کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو دفتر کھول کر دیں گے، وہ کہتا ہے کہ میں Prime Minister ہوتا تو اپنی فوج کو ان کے خلاف نہ بھیجتا، تم تو Prime Minister کا خواب دیکھتے رہے، تم تیسرے umpire کا انتظار کرتے رہو، ان کے supporters کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں ایک visionary اور بہادر لیڈر ہے، جس نے ہمیں بھی ہمت دی، وہ دس سال سے کہہ رہا ہے کہ یہاں دہشتگرد ہیں، کراچی میں طالبان انٹریشن ہو رہی ہے، یہ کراچی میں kidnapping and ransom کر رہے ہیں، بھتہ خوری اور target killing کر رہے ہیں، وہاں پر ان کے areas ہیں، ان کے courts چل رہے ہیں۔ پہلے تو پوری قوم الطاف حسین بھائی پر ہنسی اور ہماری گورنمنٹ بھی نہیں مانی۔ اب دیکھیں کہ وہ سچا نکلا اور پوری قوم مان رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ دو پارٹیاں جو کہ unfortunately ساتھ نہیں آئیں، اس سے پھوٹ شروع ہو گئی ہے، جیسے جیسے وقت گزرے گا، discussions ہوں گی تو dissention ہوں گی، ہر آدمی اپنے اپنے versions نکالے گا، مگر ہم نے اپنی حکومت کو fully support کرنا ہے، ہم کسی individual کو، کسی political party کو support نہیں کریں

گے، ہم پاکستان کو، پاکستان کی عوام اور فوج کو support کریں گے۔ جو بھی ان درندوں کے ساتھ لڑے گا اس کے خلاف ہماری کھلی support ہوگی۔ ہم نے اپنے علاقوں میں اپنے طور پر خیال کرنا ہے کہ فوج عوام کی طرف سے فکر مند نہ ہو، ہمیں اپنے village councils بنانے چاہئیں، گورنمنٹ local bodies تو بنائیں رہی۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہمیں خود اپنے محلے کی protection کرنی چاہیے۔

ہمارے Prime Minister صاحب نے عوام کی پکار سنی، میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، انہوں نے نرمی سے، reconciliation سے اور پیار و محبت سے سب کو لوٹ لیا، he deserves our appreciation and he deserves full backing in this matter.

Mr. Prime Minister and his government, Mutehda Quami Movement assures you that we will be with you in every step you take to destroy this forces of evil, to destroy these monsters, the barbaric hoards who have dared to attack the very essence of Pakistan, who have dared to attack the great nation of Pakistan, who have dared to attack the brave people of Pakistan. We will support you up to the last breath. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Mir Hasal Khan Bezenjo.

Senator Mir Hasil Khan Bizenjo

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن پاکستان کی تاریخ کا بڑا unique دن ہے، آج اس amendment کو vote دیتے ہوئے اور pass کرتے ہوئے ہم زیادہ خوش نہیں ہیں، اور کسی پارلیمنٹ کو اپنے ہاتھ کاٹ کر دینے میں خوشی نہیں ہوتی مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ تھا۔ جیسے پہلے دوستوں نے کہا کہ یہ کام 10, 15 سال پہلے ہو جاتا تو شاید ہماری لاشوں کی تعداد 40, 50 ہزار نہ ہوتی لیکن یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ کیا ہمیں یہ ریاست چاہیے، کیا ہم اس ریاست کو بچانا چاہتے ہیں یا ہم اس ریاست کو پاکستان کے مختلف outlaws کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ amendment ہماری ضرورت اور مجبوری تھی، مگر میں یہاں ایک بات ضرور کہوں گا کہ قانون بننے سے یا بنانے سے

ریاستیں محفوظ نہیں ہوتیں۔ اس ریاست کو یہ سوچنا پڑے گا کہ کیا یہ اپنا 20,25 سالہ رویہ بدلے گی یا نہیں بدلے گی، اگر آج بھی ہم نے اپنا رویہ نہ بدلہ اور ہم وہی حرکتیں کرتے رہے جو 20 سال پہلے سے کر رہے ہیں تو ہماری اس amendment کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(آگے جاری T11)

T-11 January 06, 2015 Tariq/Ed. Mr. Zafar Iqbal. 06.00 pm.

سینیٹر حاصل خان، بزنجو۔۔۔۔۔ جاری۔۔۔۔۔ تو ہماری اس amendment کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہمیں اپنے ان تمام اداروں کو مضبوط کرنا ہو گا اور especially میں یہاں پر security, establishment and bureaucracy سے کہوں گا کہ آج آپ نے یہ ذمہ داری لی ہے، اس حکومت نے یہ ذمہ داری لی ہے اور پوری پارلیمنٹ آپ کے پیچھے کھڑی ہے، پارلیمنٹ کا مطلب ہے کہ پاکستان کے تمام عوام آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، آج پورا پاکستان آپ کے ساتھ کھڑا ہے، مگر ایک بات یاد رکھیں کہ اب failure کی گنجائش ختم ہو چکی ہے۔ اب حیلے بہانے کی گنجائش ختم ہو چکی ہے۔ اس amendment کے بعد جب پورا پاکستان اور پوری پارلیمنٹ اس حکومت اور اس کے اداروں کے پیچھے کھڑی ہے تو اب آپ کو ان کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت یا ہم جیسی سوچ رکھنے والے لوگوں کے لیے اس amendment کو قبول کرنا بہت مشکل تھا، مگر آج ان تمام لوگوں نے یہ کہہ کر کہ ہم زہر کا گھونٹ پی رہے ہیں اسے قبول کیا ہے لیکن زہر کا گھونٹ پینے کے بعد اس بات کی گنجائش ختم ہونی چاہیے کہ ہمارے سکول جاتے بچوں کو گولی ماری جائے، ہماری اہم تنصیبات پر حملے کیے جائیں، ہمارے لوگوں کا قتل عام کیا جائے اور ہم ایک آنکھ کھولیں اور دوسری آنکھ بند کر لیں، اب اس کی گنجائش نہیں ہے۔

چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط سے یہ کہوں گا کہ یہ آخری chance ہے اگر اس مرتبہ ہم نے لیت و لعل سے کام لیا، good and bad میں گئے، اچھے اور برے لشکروں میں گئے، یہ میرا اور یہ اس کا لشکر ہے، اگر ہم دوبارہ اس طرف گئے تو ہم اس جنگ میں failure کی طرف جائیں گے اور یہ failure نواز شریف کی حکومت کا نہیں ہو گا، ایک Prime Minister کا failure نہیں ہو گا، اگر یہ جنگ ہم ہار گئے تو یہ جنگ ہم نہیں ہاریں گے، یہ جنگ ریاست ہارے گی، یہ جنگ پاکستان

ہارے گا، اس جنگ کو ہمیں ہر حال میں جیتنا ہے، ہمیں کامیاب ہونا ہے کیونکہ یہ ناکامی ملک کی ناکامی ہے جو ناقابل برداشت ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Syed Muzaffar Hussain Shah.

Senator Syed Muzaffar Hussain Shah

Senator Syed Muzaffar Hussain Shah: Sir, first of all I would like to congratulate all the parliamentary leaders and the Prime Minister that in the political history of Pakistan in the last 65 years we have not witnessed a demonstration of such unity as we have seen in the last 15 to 20 days. Political parties of the right, of the centre, of the left, they all came on one platform for the simple reason that the concept of the “*Chadar and Chardewari*” had been violated in Pakistan and the responsibility of an independent and sovereign state to guarantee security to its citizens was seriously threatened. Pakistan was in a state of insurgency, terrorism and its territorial integrity was seriously threatened. In this background Pakistan’s political parties by consensus evolved a National Action Plan. This National Action Plan laid down the guidelines how to deal and cater the challenges of terrorism in Pakistan and it was decided that it is expedient and necessary and in order to tackle the problem of terrorism for a short period of two years Military Courts would be established in Pakistan and that also with a sunset clause that this would be applicable only for two years, both the Constitutional Amendments and the Army Act of 1952. Sir, I think in Pakistan’s political history this is a decisive moment. This is a moment where the Prime Minister and Pakistan’s political leaders have risen to the expectations of the people of Pakistan. In fact everybody was asking, please

restore the sanctity of the “*Chadar and Chardiwari*” and the Constitution that we talk about, the first principal of the Constitution of an independent sovereign state was to provide security to its citizens both in terms of life and property. For the last eight to ten years we have seen the sanctity of this “*Chadar*” violated, our schools were bombed, our mosques were bombed, our *bazars* were not safe, our children were butchered. In a state of war what do you do? I think in these extraordinary circumstances you need to take extraordinary measures. These two amendment bills, the 21st Constitutional Amendment and the Amendment to the Army Act of 1952, intend to address those issues. I think with Parliament behind the executive authority of the Government, we will be able to achieve this objective because for a long time we have not seen consensus and unity of the decrees that we have been witnessing in Pakistan today. Especially after the Peshawar carnage, everybody has been asking the Government to take the initiative and therefore, I think sir, most of our colleagues have spoken here that the Prime Minister has shown the vision of leadership. He has collected Pakistan’s political and parliamentary leaders and has been able to evolve a consensus and I think Mr. Nawaz Sharif needs to be congratulated upon that consensus. We on our part sir, we will give him the fullest support with the promise that he should continue to be in a position to carry Pakistan’s political leadership with him and in a short span of two years, we hope that these aspirations of the people of Pakistan will be achieved. Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you. Senator Mushahid Hussain Syed.

Senator Mushahid Hussain Syed

Mr. Chairman, I think we have nothing to be apologetic for and we have nothing to be ashamed for. This is a red letter day because the most important task of any government, any armed force and any parliament is to preserve and protect the basic human rights. What is the basic human right? It is right to life. The right to life was being threatened, even the future of Pakistan was being threatened on 16th when children were indiscriminately massacred by these terrorists. Now, this is the battle for the soul of Pakistan to reclaim Quaid-e-Azam's Pakistan. I would also like to say that we see a very positive change.

جو خٹک صاحب نے بات کی ہے، جو میرے دوست اور بھائی حاصل بزنجو نے بات کی ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ لگتا ہے کہ ماضی کے رویوں میں ایک healthy change ہے۔ ہماری military establishment نے بھی ماضی میں بڑی غلطیاں کی ہیں خاص طور پر افغان پالیسی کے حوالے سے۔

Whether there was silly notion of strategic depth. Whether distinction between good or bad, we have bid goodbye to that. I would like to compliment General Raheel Sharif because he has been a transformational leader of the Pakistan Army.

شمالی وزیرستان کو چار سالوں سے ہوا بنادیا گیا تھا، ہمیں do more کے جوتے پڑتے تھے لیکن ہم نہیں کرتے تھے۔

Now we have done it and you can see the international community is immediately in line.

I am very happy that the khaki-sharif and mufti-sharif, both are on the same page, whether it is General Sharif or Prime Minister Sharif. That is a good thing for Pakistan because we need to be on the same page to lead this country forward. Insha-Allah, the Parliament of Pakistan will be there to

support all efforts of the Government. The Prime Minister today is not just the Prime Minister of Pakistan in normal circumstances, I would say he is a war-time Prime Minister now. As Winston Churchill said in 2nd World War, what is the objective, failure is not an option, victory against the terrorists and reclaiming Quaid-e-Azam's Pakistan, insha-Allah, which we will. As Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah said, let it not be said that we did not prove ourselves equal to the task. Today, the Parliament of Pakistan has proven itself equal to the task together with the political and military leadership. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Leader of the Opposition.

Senator Aitzaz Ahsan

Senator Aitzaz Ahsan: Mr. Chairman, it is a difficult day for me to be speaking in the House. I know the sentiments of members of my party who sit around and behind me and the difficult choice they have had to make. I will be brief because the honourable Prime Minister has to go to a meeting.

I must stand up and rise to point out that with myself, with 50 years of having opposed militarization of Pakistan, it was in 1964 that I as a student of Government College Lahore, for the first time, I protested against the administration of General Ayub Khan and saw the inside and the wrong side of the prison bars. This is fifty years. In Zia's period, when military courts abounded and multiplied, we valiantly resisted the draconian laws that they practiced and the procedures that they undertook. Again on several occasions, I was on the wrong side of the prison bars.

There were times when the heart was wrenched, when the earth seemed to shake, when the heaven seemed to weep and move, that was for

instance, on 27th of December, 2007. Then while still a prisoner, I saw my leader being assassinated in a brutal fashion. I did not think then that military courts were a solution. There was a day when forty plus Hazara women, lady doctors and nurses were blown up in a bus in Quetta. I did not think the military courts were a solution. There was a day when in a meena bazar, Peshawar, more than a hundred young and old girls and women were blown up but I did not think that military courts would be an option. The heart was wrenched, the earth shook, the heavens wept but I did not think the military courts were an option. There were several other occasions when such brutality was practiced but when one saw that for seven hours, one by one young children, young kids with innocent but vacant eyes, were brought to the gun, shot through the head, shot through pleading eyes, shot while their mothers waited outside the walls, I thought the worst has come about and probably, the worst is the answer.

When the proposal for military courts was put up before me, I had a different perspective. I confess I had a different perspective. I confess that the Aitzaz Ahsan of 50 years was morphed and changed, may be to the worst. Many will say you lost your innocence, you lost your purity, you lost the great values you have stood for but Mr. Chairman, I could look at the draft law with a certain amount of accommodation and a certain amount of satisfaction. My purpose thereafter, in helping the law was to narrow the scope of the military courts, first of all. Narrow it as far as possible, narrow the definition to a certain kind of terrorists, the Peshawar-mode, the Quetta-mode, the meena bazar-mode, the Wahga Border-mode, that certain type

of terrorists alone and none other accused of terror would go to a military court. That was my first effort. I think in redefining the word “terror”, we have succeeded, the Government and the Opposition, in narrowing the definition of the terrorists.

The second was to assuage the fears and the apprehensions of people like Maulana Fazal-ur-Rehman and Mr. Siraj-ul-Haq, the President of Jamaat-e-Islami who were concerned that political parties who are in the democratic norm and fold, be not victimized under this Act. Hence, my amendment in the explanation was approved and it was entered that in this clause the expression “sect” means the sect of religion and does not include any religious or political party regulated under the Political Parties Order, 2002.

My third concern was that the civil authority must not abdicate to the Army.

(To be followed by T13)

T13-06JAN2015 FAZAL\Altaf 06:20

Senator Aitzaz Ahsan Cont.... My third concern was that the civil authority must not abdicate to the Army. We have not allowed that the surrender to be under the Pakistan Army Act, in the scheme of Court Martial, it is for the Commanding Officer to determine and select the cases that will be presented before Military Courts. We have made sure that in the further proviso, provided further that no person accused of an offence following under sub-clause 3 or 4 shall be prosecuted without the prior sanction of the Federal Government. We have eliminated the description of the Pakistan Army. It is wrong for anyone to say

that Parliament has abdicated its discretion on the civilian authorities, have abdicated their discretion to the Military Authority and to suggest that just because General Raheel Sharif was sitting there, we buckled under, we did not and we retain the discretion but these are terrible times. Mr. Chairman, these are terrible times and the enemy can strike anywhere, Pakistan has 100 thousand or more soft targets and the enemy has its own choosing of time and place.

Mr. Chairman, I stand here having voted and having persuaded my partymen including my very distinguished colleague Mian Raza Rabbani to vote for this Bill but today this day 2 years ago a young boy Aitzaz Hassan died bravely, a little bit of me Aitzaz Ahsan has also died today. Thank you very much.

(Desk Thumping)

Mr. Chairman: Thank you. Prime Minister of Pakistan.

Mian Muhammad Nawaz Sharif, Prime Minister of Pakistan

میاں محمد نواز شریف (وزیر اعظم پاکستان): شکریہ، جناب چیئرمین! میں شکر گزار ہوں تمام ممبران سینیٹ کا جو یہاں پر موجود تھے کہ انہوں نے اس مسئلے کی نزاکت کو سمجھا، پاکستان کے موجودہ situation کا ادراک کیا اور یہ بھی ساتھ کہا کہ یہ ایک extra ordinary situation ہے اور یہ extra ordinary measures کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ میں ان سب معزز خواتین و حضرات کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بل کو پاس کیا اور Constitutional amendment کو پاس کیا اور بعض اراکین سینیٹ نے یہ کہا ہے کہ اب result دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی امیدیں بالکل بجا ہیں۔ میری بھی یہی امیدیں ہیں کہ انشاء اللہ اب نتائج سامنے آئیں گے اور ان cases کو military courts میں چلایا جائے گا۔ ایسے بے شمار لوگ ہیں جو اس آپریشن کے نتیجے میں اس وقت internment centers میں ہیں اور یقیناً ان میں سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو die hard دہشت گرد ہیں۔ جن پر فوری طور پر یہ مقدمے چلائے جائیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو قانون بن چکا ہے اب اس پر بھی تیزی کے ساتھ کام کرنا چاہیے اور اس کے تحت بھی ان مقدموں کو چلانا چاہیے جو ایسے عناصر ہیں جو اس category میں fall نہیں کرتے اور وہ دوسری category میں fall کرتے ہیں ان کے خلاف بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ مقدمے فوری طور پر

چلنے چاہئیں اور POPA کے courts کو بھی فوری طور پر اب قائم ہونا چاہیے۔ مجرموں کو بھی کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے اور جو 20 points کا declaration issue کیا تھا سب پارٹیوں نے All Parties Conference میں اس پر بھی بہت تیزی کے ساتھ اب کام کیا جانا چاہیے۔ اس کے لیے بھی کچھ قوانین بھی بنائے جائیں گے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ قوانین بھی ساری political parties کے سامنے ان کا ڈرافٹ رکھا جائے۔ وہ ان کو approve کریں اور اس کے بعد پارلیمنٹ ان کو پاس کرے کیونکہ وہ بھی بہت ضروری ہیں۔ ابھی تو فی الحال ہم صرف دو بل لے کر آئیں ہیں، ایک Constitution amendment کا بل اور دوسرا آرمی ایکٹ ہے جس کو amend کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان چیزوں کو deal کرنے کے لیے جو 20 points agenda بنایا تھا اس کے لیے بھی مزید قوانین کی ضرورت ہے یا بعض قوانین میں amendment کی ضرورت ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ وہ سب کی مشاورت سے بننا چاہیے۔ ان کے ڈرافٹس ہم نے تیار کر لیے ہیں اور ان کو سب کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں اپنے تمام دوستوں اور معزز ارکان کا مشکور ہوں جنہوں نے میری بھی تعریف کی ہے لیکن میں اپنے آپ کو تعریف کے لائق نہیں سمجھتا۔ میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ میری ایک قومی ڈیوٹی تھی اور اس قومی ڈیوٹی کو میں نے ادا کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا اس موقع پر یہ ڈیوٹی ادا نہ کرنا میری ایک ناکامی ہوتی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں۔ ایک ہو کر ہم نے یہ قدم اٹھایا ہے اور ایک ہو کر ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ یہ یقیناً اس ملک کے اندر ہم سب کی کامیابی کا پیش خیمہ ہے۔ یہ دہشت گردی کے خاتمے کا پیش خیمہ ہے۔ اس کی مبارکباد میں سب کو دوں گا۔ جیسے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس کا کریڈٹ سب کو جاتا ہے بشمول ہماری پارٹی کے۔

جناب چیئرمین! وہ تمام چہرے میرے سامنے ہیں جو ہماری میٹنگ میں موجود تھے۔ مجھے یہ کہنے دیجیے کہ محترم آصف علی زرداری صاحب جو ہمارے ملک کے صدر رہ چکے ہیں انہوں نے ذاتی طور پر میٹنگ بھی attend کی۔
(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

اور انہوں نے غیر مشروط support کا اظہار کیا، میں ان کا بھی بڑا مشکور ہوں اور پھر ان لیڈروں کا بھی بڑا مشکور ہوں جو وہاں پر موجود تھے۔ میں ان قائدین کا بہت مشکور ہوں جو وہاں پر موجود تھے اور جو وہاں موجود نہیں تھے لیکن انہوں نے ٹیلیفون پر رابطہ کیا۔ الطاف حسین صاحب نے لندن سے اس کی اجازت دی۔ اسی طرح اسفندیار ولی صاحب سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بھی ٹیلیفون پر اس کی اجازت دی۔ جماعت اسلامی کے لیڈر سراج الحق صاحب کا بھی میں بڑا مشکور ہوں۔ اسی طرح چوہدری شجاعت حسین صاحب کا بڑا مشکور ہوں۔ مشاہد حسین صاحب نے اس کی گراؤنڈ بنائی اور یہ پشاور سے کہتے آرہے ہیں کہ اب ہمیں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرنا چاہیے۔ اس کام کو اب ہمیں کرنا چاہیے اور پاکستان کو پر امن بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ مشاہد حسین صاحب کا بھی بہت بہت شکریہ۔ اب میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے دائیں کون بیٹھے تھے اور بائیں کون بیٹھے تھے، میں اس طرح سے یاد کر رہا ہوں۔ حاصل بزنجو صاحب اور ڈاکٹر مالک صاحب بھی وہاں پر موجود تھے میں ان کا بھی بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(آگے ٹی 14 پر جاری ہے)

T14-6th Jan 15

Naeem Bhatti/ED: Mubashir

6:30 p.m

میاں محمد نواز شریف (وزیراعظم پاکستان): (جاری۔۔۔۔۔T/13) مشاہد حسین صاحب بھی بہت زیادہ آ جا رہے تھے، کبھی کسی کے پاس جا رہے تھے اور کبھی کسی کے پاس آرہے تھے، انہوں نے اس کی ground بنائی۔ وہ پشاور سے کہتے آرہے ہیں کہ اب ہمیں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرنا چاہیے، اس کام کو اب کر لینا چاہیے، سمیٹ لینا چاہیے اور پاکستان کو پر امن بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ مشاہد حسین کا بھی بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین! میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے دائیں ہاتھ کون بیٹھے تھے اور بائیں ہاتھ کون بیٹھے تھے، میں اس طرح یاد کر رہا ہوں۔ حاصل بزنجو صاحب اور ڈاکٹر عبدالملک صاحب بھی وہاں موجود تھے، ان کا بھی بہت بہت شکریہ۔ اگر مجھ سے کوئی نام رہ جائے تو please remind کروادیتے گا۔ میں عمران خان کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس میں کردار ادا کیا۔ بیگم کلثوم پروین صاحبہ کا بہت مشکور ہوں، اسی طرح محمود خان اچکزئی صاحب کا بھی مشکور ہوں، انہوں نے وہاں نہ صرف support کیا، یہاں ووٹ دیا بلکہ اس کے لیے کام بھی کیا۔ مولانا فضل الرحمن کا بھی مشکور ہوں، گو ہم ان کے ووٹ سے محروم رہ گئے ہیں لیکن وہاں

وہ پورا وقت بیٹھے رہے۔ میں آفتاب شیرپاؤ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس میں ذاتی interest لیا۔ افراسیاب خٹک صاحب اور حاجی غلام احمد بلور صاحب کا بھی میں بہت مشکور ہوں، میں نے اسفندیار ولی صاحب کا ذکر کر دیا ہے لیکن چونکہ یہ خود موجود تھے اور انہوں نے ہمیں بہت support کیا اور ہمارے حوصلے بڑھائے۔ میں ڈاکٹر جی جی جمال صاحب کا بہت مشکور ہوں، اسی طرح میں اعجاز الحق صاحب کا بھی بہت مشکور ہوں۔ میں عباس آفریدی صاحب اور فانا سے دوسرے ارکان کا بھی بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! اعترافاً احسن صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے، میں ان کی ایک ایک بات سے متفق ہوں۔ جناب والا! ہم بھی بہت مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ کسی نے جو سب سے اہم بات کی وہ یہ ہے کہ یہ فیصلہ آج پاکستان کی جمہوریت کر رہی ہے، یہ فیصلہ سینٹ کر رہا ہے، یہ فیصلہ قومی اسمبلی کر رہی ہے، یہ فیصلہ قومی قیادت کر رہی ہے اور یہ فیصلہ پاکستان کے عوام کے نمائندے کر رہے ہیں، یہ فیصلہ کوئی dictator or martial law administrator نہیں کر رہا۔ اگر ہم نے فیصلہ کیا کہ ملک میں extra ordinary steps لینے ہیں، اقدامات کرنے ہیں تو ان extra ordinary اقدامات میں یہ اقدام شامل ہوتا ہے اور اس کا فیصلہ کون کر رہا ہے، اس کا فیصلہ پاکستان کی منتخب حکومت اور قیادت کر رہی ہے۔ جناب چیئرمین! ان دونوں چیزوں میں بہت فرق ہے اور پھر اس کی اجازت بھی حکومت پاکستان دے گی کہ کون سا مقدمہ چلنا چاہیے اور کون سا مقدمہ نہیں چلنا چاہیے۔ اعترافاً احسن صاحب نے جیسے اس کی وضاحت کی یہ بالکل صحیح ہے اور میرے خیال میں اب ہمیں آگے بڑھنا چاہیے۔ میں سید مظفر حسین شاہ صاحب اور پیر لگاڑہ صاحب کا بھی مشکور ہوں جن کے قومی اسمبلی میں تمام ارکان موجود تھے۔ سید مظفر حسین شاہ صاحب یہاں موجود ہیں، یہ خود بھی بہت جمہوری سوچ کے انسان ہیں، قانون و آئین کو سمجھتے ہیں اور پاکستان میں جمہوریت کو مستحکم کرنے میں ان کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ ان جیسے لوگوں نے ہمیں support کیا ہے۔ میں رضار بانی صاحب کے جذبات کا احساس کرتا ہوں، وہ بات نہیں کر سکے، ان کے دل میں کیا جذبات تھے، میں انہیں سمجھ سکتا ہوں، as a democrat میں ان کے جذبات کو سمجھتا ہوں اور ان جذبات کی قدر کرتا ہوں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

میاں محمد نواز شریف: جناب چیئرمین! اب انشاء اللہ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ اس کی مدت دو سال کی ہے، انشاء اللہ دو سالوں میں پاکستان سے یہ گند صاف ہو جائے گا لیکن ہم سب کو اکٹھے رہنا پڑے گا، کم از کم ان دو سالوں کے لیے اکٹھے رہنا پڑے گا اور ایک دوسرے کو بتانا پڑے گا کہ یہاں کام ٹھیک ہو رہا ہے، یہاں ٹھیک نہیں ہو رہا، اس لیے اسے ٹھیک کیا جائے۔ میرے خیال میں ایسے قوانین بنانے کے لیے ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے جو آئندہ اس 20 points agenda کو accomplish کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت مشکور ہوں، اس معزز ایوان کا بہت مشکور ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو خیر و برکت سے ہمکنار فرمائے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: چوہدری اعتراز احسن صاحب۔

سینیٹر اعتراز احسن (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! میری وزیراعظم صاحب سے مختصر سی درخواست ہے کہ یہ جو ڈی چوک ہے، اس کا کوئی نام نہیں ہے، اسے آرمی پبلک سکول پشاور کی شہید پرنسپل طاہرہ قاضی کا نام دے دیا جائے۔

Mr. Chairman: Thank you. The questions, resolutions and motions under Rule 218 notices of which were received for the current Session will not lapse on prorogation of this Session and will be carried forward for the next Session. I will now read out the prorogation order received from the President. In the exercise of powers conferred by of Article 54(1) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on conclusion of its business on 6th January, 2015.

Sd/-

(Mr. Mamnoon Hussain)

President

Islamabad Republic of Pakistan

(The Session was then prorogued sine die.)

Index

Rana Tanveer Hussain (Minister for Defence Production) ...	2
Senator Aitzaz Ahsan	5, 6, 33, 35
Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi.....	25
Senator Mushahid Hussain Syed.....	30, 31
Senator Pervaiz Rashid	13, 14, 15, 16, 19
Senator Syed Muzaffar Hussain Shah	29
سینیٹر اعتراز احسن	5, 7, 13, 18, 40
سینیٹر افراسیاب خٹک	22
سینیٹر بابر خان غوری	3
سینیٹر حاجی محمد عدیل	2, 3
سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق	5, 6, 12
محمد اسحاق ڈار سینیٹر	4
سینیٹر مولا بخش چانڈیو	5, 7
سینیٹر میاں رضا ربانی	21
سینیٹر میر حاصل خان بزنجو	27
(وزیر اعظم پاکستان) میاں محمد نواز شریف	8, 36